Topic: Allama Iqbal ki Nasr Nigari (Khutoot Aur Deegar Nigarishat Ke Hawale Se)

Name: Km Azmatunisa Supervisor: Md. Ehsanul Haque

Notification No. 591/2025 Notification Date: 30.12.2025

Dept.of Urdu,Faculty of Humanities and Languages,JMI,New Delhi-25

Finding of the Study / تحقیقی دریافت

اس تحقیقی مقالے سے یہ حقیقت پوری طرح واضح ہوتی ہے کہ علامہ محمد اقبال کی نثر نگاری اردو ادب میں ایک مستقل، باوقار اور فکری طور پر نہایت اہم مقام رکھتی ہے۔ اگرچہ اقبال کو عمومی طور پر ایک عظیم شاعر اور فلسفی کے طور پر جانا جاتا ہے تاہم ان کی نثری تحریریں خاص طور سے خطوط، مضامین اور فکری نگارشات ان کی ہمہ جہت شخصیت اور فکری نظام کی مکمل ترجمان ہیں۔ علامہ اقبال کی نثر محض اظہارِ خیال کا ذریعہ نہیں بلکہ فکری بیداری، تہذیبی شعور اور عملی رہنمائی کا ایک مؤثر وسیلہ ہے جس میں فکر اور عمل کا گہرا اور مربوط رشتہ نمایاں نظر آتا ہے۔

اس تحقیق سے یہ امر سامنے آتا ہے کہ علامہ اقبال کی نثر کی فکری بنیاد ان کے فلسفۂ خودی اور تصورِ عمل پر قائم ہے۔ ان کی نثری تحریروں میں انسان کو اپنی ذات کی پہچان، اپنی قوتوں کے ادراک اور اپنی اخلاقی و سماجی ذمہ داریوں کے شعور کی تلقین کی گئی ہے۔ اقبال کے نزدیک خودی کوئی مجرد یا نظری تصور نہیں بلکہ ایک عملی قوت ہے جو انسان کو جمود سے نکال کر حرکت، جدوجہد اور تخلیقی عمل کی طرف راغب کرتی ہے۔ یہی تصور مختلف فکری اور اسلوبی صورتوں میں ان

کی نثر میں جلوہ گر ہوتی ہے اور قاری کو محض غور و فکر ہی نہیں بلکہ عمل کی طرف بھی متوجہ کرتا ہے۔

تحقیقی نتائج یہ بھی ظاہر کرتے ہیں کہ خطوطِ اقبال اردو نثر کا نہایت اہم اور قیمتی سرمایہ ہیں۔ یہ خطوط محض ذاتی یا رسمی مکاتیب نہیں بلکہ فکری، علمی، سماجی، تعلیمی اور سیاسی شعور کے آئینہ دار ہیں۔ ان کے ذریعے اقبال اپنے عہد کے ادبی، علمی، مذہبی اور سیاسی مسائل پر براہِ راست اظہارِ خیال کرتے ہیں اور بالخصوص نوجوان نسل، اہلِ علم اور سیاسی رہنماؤں کو فکری رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ خطوط کے مطالعے سے یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ یہ مکاتیب فکری و علمی محاکے کی حیثیت رکھتے ہیں اور اقبال کی شخصیت اور ان کے افکار و نظریات کے کئی ایسے پہلو آشکار کرتے ہیں جو ان کے شعری سرمایے میں پوری طرح نمایاں نہیں ہو پاتے۔

تحقیق سے یہ بھی منکشف ہوتا ہے کہ اقبال کی خطوط نگاری تقریباً انتالیس برسوں پر محیط ہے اور ان کے مراسلات کا دائرہ برصغیر تک محدود نہیں بلکہ بین الاقوامی علمی حلقوں تک پھیلا ہوا ہے۔ وہ اپنے معاصرین، اہلِ قلم، مستشرقین اور مذہبی رہنماؤں سے مسلسل علمی مکالمہ کرتے رہے، جس کے باعث ان کے خطوط میں مذہبی، فلسفیانہ، ادبی، معاشی اور تصوف سے متعلق متنوع مباحث یکجا نظر آتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ امر بھی واضح ہوتا ہے کہ اقبال کی خطوط نگاری میں اختصار پسندی ایک نمایاں اسلوبی خصوصیت ہے۔ ان کے خطوط عموماً مختصر، سادہ اور براہِ راست ہوتے ہیں۔ اس اختصار کے باوجود فکری وضاحت، معنوی گہرائی اور ادبی لطافت بدرجۂ اتم موجود ہے۔

اس تحقیقی مطالعے سے یہ نتیجہ بھی اخذ ہوتا ہے کہ علامہ اقبال کی نثر اسلوب کے اعتبار سے سادگی، سنجیدگی اور وقار کا بہترین نمونہ ہے۔ وہ غیر ضروری تصنع، لفاظی اور مبالغہ آرائی سے اجتناب کرتے ہیں اور ان کی نثر فکری وضاحت، منطقی استدلال اور معنوی صداقت پر قائم ہے۔ تحقیق یہ ثابت کرتی ہے کہ اقبال کا نثری اسلوب قاری کو متاثر کرنے کے لیے مصنوعی حسن کا سہارا نہیں لیتا بلکہ فکری وزن، مقصدیت اور سچائی پر انحصار کرتا ہے، جس کی بدولت ان کی نثر آج بھی اپنی تاثیر برقرار رکھے ہوئے ہے۔

تحقیقی نتائج اس امر کی بھی تصدیق کرتے ہیں کہ علامہ اقبال کی نثر میں اسلامی فکر اور مغربی فلسفے کا ایک گہرا، متوازن اور تخلیقی امتزاج پایا جاتا ہے۔ اقبال نے مغربی مفکرین کے افکار کا گہرا مطالعہ کیا مگر انہیں بلا تنقید قبول کرنے کے بجائے اسلامی اصولوں کی روشنی میں پرکھا۔ ان کی نثری تحریروں میں قرآنِ حکیم، اسلامی تاریخ اور جدید فلسفیانہ مباحث ایک مربوط فکری نظام کے تحت ہم آہنگ نظر آتے ہیں۔ تحقیق سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اقبال کی نثر نے اردو ادب میں فلسفیانہ موضوعات کو نہ صرف متعارف کرایا بلکہ انہیں قابلِ فہم اور بامعنی بھی بنایا۔

اس مطالعے سے یہ حقیقت بھی نمایاں ہوتی ہے کہ علامہ اقبال کی مختلف نثری تحریریں جیسے مقالات ومضامین، علم الاقتصاد، تاریخِ تصوف، دیباچے اور انگریزی خطبات The Reconstruction of Religious Thought in Islam میں نہایت اہم اور معیاری کام پیش کیا۔ ان تحریروں میں انہوں نے سیاسی، معاشی، تہذیبی اور روحانی مسائل پر گہری علمی بصیرت کے ساتھ گفتگو کی اور اسلامی روایت کو ایک جدید فکری تناظر میں سمجھنے اور سمجھانے کی کامیاب کوشش کی۔ اس طرح اقبال کی نثر محض ادبی اظہار نہیں بلکہ ایک عملی، اصلاحی اور فکری دعوت کی حیثیت رکھتی ہے۔

تحقیق سے یہ پہلو بھی سامنے آتا ہے کہ اقبال کی نثر میں تہذیبی خودآگاہی اور ملتِ اسلامیہ کے لیے درد نہایت شدت کے ساتھ موجود ہے۔ وہ مسلمانوں کے فکری جمود، غلامانہ ذہنیت اور اخلاقی زوال پر تنقیدی نظر ڈالتے ہیں، مگر ان کی نثر محض شکایت یا نوحہ نہیں بلکہ اصلاح، تعمیر اور احیائے ملت کا پیغام دیتی ہے۔ تحقیق یہ ثابت کرتی ہے کہ اقبال کی نثر قاری کو احساسِ زیاں میں مبتلا کرنے کے بجائے امید، اعتماد اور مسلسل جدوجہد کا حوصلہ فراہم کرتی ہے۔

مزید برآں اس تحقیقی مطالعے سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ علامہ اقبال کی نثر اردو ادب کی روایت میں ایک اہم موڑ کی حیثیت رکھتی ہے۔ انہوں نے اردو نثر کو محض تفریح یا جذباتی اظہار کے دائرے سے نکال کر سنجیدہ فکری اور نظریاتی مباحث کا مؤثر ذریعہ بنایا۔ ان کے بعد آنے والے نثر نگاروں نے ان کی مقصدیت، فکری جرأت اور سنجیدہ طرزِ فکر سے استفادہ کیا جس کے نتیجے میں اردو ادب میں سماجی و تہذیبی ذمہ داری کے شعور کو تقویت ملی۔

آخر میں تحقیق اس حتمی نتیجے پر پہنچتی ہے کہ علامہ اقبال کی نثری تحریریں اپنے عہد تک محدود نہیں بلکہ آفاقی معنویت رکھتی ہیں۔ ان میں پیش کیے گئے تصورات، مسائل اور فکری حل آج کے قاری کے لیے بھی اتنے ہی اہم اور معنی خیز ہیں جتنے اقبال کے عہد میں تھے۔ مجموعی طور پر یہ تحقیق ثابت کرتی ہے کہ علامہ محمد اقبال کی نثر نگاری اردو ادب کا ایک بنیادی، بامعنی اور ناگزیر باب ہے اور ان کے خطوط و دیگر نثری نگارشات اس حقیقت کا واضح ثبوت ہیں کہ اقبال نہ صرف ایک عظیم شاعر اور مفکر تھے بلکہ ایک باکمال اور مؤثر نثر نگار بھی، جن کی نثر اردو ادب میں ہمیشہ زندہ اور اثر انگیز رہے گی۔